سوال

رفع الیدین کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب ہم علماء سے سوال کرتے ہیں کہ کیا نماز میں رفع یدین کرنا جائز ہے؟ تو جواب ملتا ہے کہ اس وقت لوگ بغلوں میں بت دے کر آتے تھے کیا یہ صحیح کہتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بغلوں میں بت دے کر آنے والی بات اور بتوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا قصہ بالکل جھوٹ ہے جس کا کوئی ثبوت حدیث کی کسی کتاب میں سند کے ساتھ موجود نہیں ہے۔ اس کے برعکس صحیح بخاری (736) اور صحیح مسلم (390) میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کندھوں تک رفع یدین کرتے، رکوع کرتے وقت بھی آپ اسی طرح کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے تھے اور فرماتے «سمع اللہ لمن حمدہ» اور سجدے میں آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ج1ص102)

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شروع نماز، رکوع سے پہلے، رکوع کے بعد اور دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے اور فرماتے کہ نبی ﷺ ایسا ہی کرتے تھے (صحیح بخاری: 739، شرح السنة للبغوی 3/21 ح560 وقال: ھذا حدیث صحیح")

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے راوی، ان کے بیٹے سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ بھی شروع نماز، رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔

(حدیث السراج 2/34،5ح115، وسندہ صحیح)

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث میں فرمایا: «صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء فی آخر حیاتہ فلما سلم قام....» نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری دور میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوگئے (صحیح بخاری: 116 صحیح مسلم: 2537)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نماز شروع کرتے وقت 'رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔ (السنن الکبری للبیہقی 2/73 وقال: رواتہ ثقات" وسندہ صحیح)

سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ بھی شروع نماز' رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے (السنن الکبری للبیہقی 2/73 وقال الذہبی فی المذہب فی اختصار السنن الکبیر 2/49 ح 1943 : "رواتہ ثقات" وسندہ صحیح)

سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے شاگرد (مشہور ثقہ تابعی امام) عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ بھی شروع نماز، رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے

(السنن الکبری للبیہقی السنن الکبری للبیہقی 2/73' وقال ابن حجر فی التلخیص الجبیر 219 ح 328 : "درجالہ ثقات")

عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ کے شاگرد ایوب السختیانیؒ بھی نماز شروع کرتے وقت، رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔ (السنن الکبری للبیہقی 2/73 وسند صحیح)

ایوب السختیانیؒ کے شاگرد ابوالنعمان محمد بن الفضل السدوسیؒ بھی شروع نماز رکوع سے پہلے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔ (السنن الکبری للبیہقی 2/73 وسند صحیح)

ابوالنعمان محمد بن الفضلؒ کے شاگرد امام بخاریؒ بھی رفع یدین کرتے تھے۔ بلکہ آپ نے رفع یدین کے اثبات پر ایک کتاب "جزء رفیع الیدین" لکھی ہے جو مطبوع و مشہور ہے

معلوم ہوا کہ رفع یدین پر مسلسل عمل دور نبوی، دور صحابہ، دور تابعین، دور تبع تابعین اور بعد کے ہر زمانے میں ہوتا رہا ہے لہذا اسے منسوخ یا متروک سمجھنا یا بغلوں میں بتوں والے جھوٹے قصے کے ساتھ اس کا مذاق اڑانا اصل میں حدیث اور سلف صالحین کے عمل کا مذاق اڑانا ہے۔

اگر رفع یدین منسوخ یا متروک ہوتا تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی رفع یدین نہ کرتے کیونکہ انھوں نے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آخری نمازیں پڑھی تھیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے مصلے پر امام مقرر کیا تھا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب " نور العین فی (اثبات) مسئلہ رفع یدین "(ص119-121) والحمدللہ 17 دسمبر 2008ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص345

محدث فتویٰ